بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث مجدد دین اور علامہ اقبال۔۔مولوی نصیر احمد قمر صاحب کی نظر میں

قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

۱۳؍نومبر ۲۰۱۰ء کے راہِ ہدا پروگرام میں جناب آصف محمود باسط صاحب مولوی نصیر احمد قمر صاحب سے درج ذیل سوال کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود باسط صاحب۔۔۔**سوال**۔۔۔’’اقبال نے کہا ہے کہ میں مجددین کے آنے کا منکر نہیں مگر میں یہ ماننے کو تیار نہیں کہ تاریخ کا عمل اتنا لگا بندھا ہو کہ ہر سو سال کے سرے پر کسی مجدد کو خدا تعالیٰ بھیج دیا کرے۔کیا یہ بات اُنکی اسلام کی تعلیمات سے متصادم نہیں ہے؟‘‘

مولوی نصیر احمد قمر صاحب۔۔۔**الجواب**۔۔۔’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعلق ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کی ہے جو صحاح ستہ میں سنن ابوداؤد میں (کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المئة) کے عنوان سے روایت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اِرشاد ہے کہ اِنّ اللہَ عَزَّ وَ جَلَّ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّةِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَتٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس اُمت کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ ارشاد کسی عام آدمی کا نہیں ہے، کسی اَیرے غیرے کا زید بکر کا نہیں ہے بلکہ اُس رسول کا ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو خاتم الانبیاء تھے اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ وَمَایَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی★اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی۔آپ جب کوئی بات کہتے ہیں تو خدا کی وحی کے تابع کہتے ہیں اور اس حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو ہر صدی کے سر پر آنیوالے کی ایک بشارت دی کہ جو آئے گا اور دین کی تجدید کرے گا۔اُسکے متعلق خاص طور پر یہ فرمایا ہے کہ اِنّ اللہ یَبۡعَثُ کہ اللہ بھیجے گا۔تو ڈاکٹر اقبال صاحب کا یہ کہنا کہ تاریخ کے حوالے سے ایک بات کرکے ایک اٹکل چھوڑ کے یا ایک فلسفہ گھڑ کے اس حدیث پر یہ سایۂ شک اور گمان کا ڈالنے کی کوشش کرنا کہ جی تاریخ اس طرح میں نہیں مانتا کہ ہر صدی کے سر پر ضرور آئے گا۔اس سے پہلے یہ سوچنا چاہیے تھا کہ وہ کس کے کلام پر کومنٹ (comment) دے رہے ہیں۔یہ کومنٹ وہ دے رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اِرشاد پر اور اس ارشادِ مبارک پر جو آپ نے فرمایا کہ اللہ بھیجے گا۔فرمایا زید بکر کی طرف سے یا از خود کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔اب اللہ سے بڑھ کر کس کا علم ہو سکتا ہے۔وہ تو عالم الغیب ہے۔وہ تو اُسکی نظر تو زمانے اُسی کے پیدا کردہ ہیں۔وہی خالق کائنات ہے۔اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بشارت دیتے ہیں کہ اللہ کھڑا کرے گا تو اسکے متعلق یہ کہنا کہ نہیں، ہر صدی کے سر پر نہیں ہو سکتا۔آگے پیچھے ٹھیک ہے آتے رہیں گے۔ہوتے ہوں تو ہوں ہمیں اس سے غرض نہیں۔اُسکا ہم انکار نہیں کرتے لیکن یہ جو علی راس کل

مائۃ سنتٍ کہا ہے کہ ہر صدی کے سر پر وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا کلمہ ہے اور ایک مسلمان ایک مومن اور ایک عالم سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ ایک ایسی بات کرے۔

لیکن میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کی مجبوری یہ تھی کہ اُنہوں نے جیسا کہ خود کہا کہ میں تو مغربی تعلیم سے زیادہ متأثر رہا ہوں اور اُسی کی روشنی میں میں حقائق اسلامیہ کو دیکھتا ہوں۔ اُنہوں نے ایک یہ عقلی شگوفہ جو ہے چھوڑ دیا ہے لیکن تاریخ کی رُو سے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ جو بات آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ یہ ایک بہت بڑی پیشگوئی تھی۔ ایک عام بات نہیں تھی۔ دین اسلام کی زندگی کیلئے ایک بہت بڑی پیشگوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے جہاں اُمت میں مختلف فرقوں کے پیدا ہونے اور مختلف قسم کے فتنہ و مفاسد پیدا ہونے کا ذکر فرمایا تھا وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک بہت بڑی بشارت تھی جس کا آپ نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ صرف فتنے اور مفاسد ہی اُمت میں پیدا نہیں ہونگے، فرقہ بندیاں ہی نہیں ہونگی بلکہ اللہ تعالیٰ خود اپنی طرف سے ایسے بندے ہر صدی کے سر پر کھڑا کرتا رہے گا کہ جو صدی میں فتنے اور مفاسد اور بدعتیں مسلمانوں میں راہ پا چکی ہونگی جو غیروں کی طرف سے اعتراضات ہو چکے ہو رہے ہونگے وہ اُن کا دفاع کریں گے۔ اسلام کی فضیلت کو ثابت کریں گے۔ اسلام کو بالکل پاک صاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ تو یہ اتنی بڑی عظیم الشان پیشگوئی جو تیرہ (۱۳) صدیوں تک پوری ہوتی رہی۔ اُسکے متعلق یہ بات کر کے کہ جی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہر صدی کے سر پر ضرور آئیگا۔ ایک شک کا سایۂ ڈال کر اُن سارے مجددین اُمت کی جو اُنہوں نے اصلاح کے کام کیے ہیں۔ تجدید کے کام کیے ہیں اُن پر ایک گمان اور شک کا سایۂ ڈال دیا اور وسوسہ پیدا کر دیا لوگوں کے دلوں میں۔ حالانکہ تیرہ صدیاں اس پر گواہ ہیں تیرہ صدیوں کی تاریخی حقیقت کو جھٹلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کی گویا ایک رنگ میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ اس پر ایک شک کا سایۂ ڈال دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ چودھویں صدی پہ بھی تو آیا وہاں پہ آ کے یا تو یہ کہ نہ آیا ہوتا چودھویں صدی کے سر پر بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بھیجا اور چونکہ اُس کو ماننے کیلئے تیار نہیں تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ جو چودھویں صدی کے سر پر آئے اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بڑی وضاحت سے فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجتا ہے۔ اور اس زمانے کے سر پر، اس چودھویں صدی کے سر پر لوگ انتظار کر رہے تھے۔ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ تو بجائے اس کے اس بات کے شکر ادا کرتے اور لوگوں کو تلقین کرتے دیکھو کہ اس صدی کے سر پر پھر رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی ہے جو عین وقت کے جبکہ اسلام اندرونی اور بیرونی طور پر کمزوری کا شکار تھا۔ بیرونی مذاہب کی طرف سے، عیسائیوں کی طرف، آریاؤں کی طرف، دھریوں کی طرف سے اور مختلف تنظیموں کی طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے۔ یہ شخص خدا نے کھڑا کیا ہے جو ہر قسم کے بدعات سے پاک کر کے اسلام کو پیش کر رہا ہے، اسلام کا دفاع کر رہا ہے، اسلام کی فضیلت کو ثابت کر رہا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کہ ہم یہ نہیں مانتے کہ ہر صدی کے سر پر ضرور آئے گا میں سمجھتا ہوں یہ اس پیشگوئی کی عظمت کو کم کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے لیکن کوئی رسول اللہ ﷺ کی ان پیشگوئیوں کی عظمت کو کم نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ نے جن کو پورا کرنا اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ ان اللہ

بیعثُ میں یہ بتایا تھا خدا خود کرے گا اور خدا نے کی۔ ایک صدی کی نہیں، دو صدی کی نہیں، تین صدی کی نہیں، تیرہ (۱۳) صدیوں کی گواہی کو جھٹلا دیا اور چودھویں صدی جس میں اقبال صاحب خود موجود تھے اُنہوں نے اُس مجدد کو دیکھنے کی بھی توفیق ملی لیکن یہ بات کر کے انکار کر دیا حالانکہ اُس وقت یہی نہیں یہ خود بھی کہہ رہے تھے کہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے ؎ یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے اور بھی بہت آوازیں مختلف جگہوں سے اُٹھ رہی تھیں کہ زمانے میں ایک ایسے مجدد کی ضرورت ہے جو اس زمانے کے مفاسد کا علاج کرے اور وہ غیر معمولی طور پر عظمت رکھنے والا ہو گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعض اور پیشگوئیاں یہ ظاہر کرتی تھیں کہ یہ وہ صدی ہے جس میں عیسائیت کا صلیبی فتنہ ہے اُس نے بہت طاقت پکڑ لی تھی۔ یہ مجدد غیر معمولی عظمت اور شان رکھنے والا ہونا تھا۔ تو اقبال صاحب کے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بات اُنہوں نے کی ہے، یہ ہرگز درست نہیں ہے اور ایک ایسے میدان میں انہوں نے قدم رکھا ہے جہاں پر اُنہیں نہیں رکھنا چاہیے تھا۔ یہ ایک دینی معاملہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا معاملہ تھا۔

اس طرح تو آصف صاحب ہر پیشگوئی کے بارے میں کہہ دیا جائے گا کہ جی یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر فرقے ہونگے یا تہتر ہونگے یا ایک ہو گا۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔ ضروری نہیں اتنے ہوں۔ کسی بھی پیشگوئی کے بارے میں۔ یہ تو پیشگوئی ہے۔ اگر یہ پوری ہو گئی ہے تو اس وجہ سے کہ حالات ایسے ہو گئے تھے۔ اور مغربی جو مستشرقین ہیں وہ اسی طرح کرتے ہیں کہ اسلام کی جو پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ اُن میں یہ بات کہتے ہیں کہ وہ بدر میں اگر فتح ہو گئی، یا اُحد میں ہو گئی یا فلاں جگہ یہ ہو گئی تو اُس کے حالات یہ بن گئے تھے۔ حالانکہ خدائی وعدوں کے مطابق ہے۔ وہ جو کسی نے کہا ہے کہ ؎ فلسفی منکر حنانہ اَست از حواس اَنبیاء بیگانہ اَست

خدا کے نبی کی پیشگوئی ہے اور نبی بھی وہ جو سب نبیوں سے افضل تھا۔ اور اُسکے متعلق اس طرح کا ایک شک کا سایۂ ڈال دینا۔ ایک عقلی بات چھوڑ کر، یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ ساری اُمتِ مسلمہ اس بات پہ متفق تھی اور ہے کہ ہر صدی کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوتی رہی ہے۔ اور ہاں چودھویں صدی پر آ کے جو ہے یہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور یہ مطالبہ ڈاکٹر اقبال صاحب سے بھی کیا گیا۔ اُنکے بھائی نے کیا، ایک موقعے پہ کہ بھئی تم کہتے ہو تیرہ صدیوں کے مجددوں کو تو مانتے ہو۔ چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے؟ تو اُنہوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اب یہ اُن سب کیلئے سوال ہے۔ لیکن یہ جو اُنہوں نے شوشہ چھوڑا ہے۔ اسکے نتیجہ میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اور ایسے میدانوں میں انسان کو قدم رکھنے سے باز رہنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کا میدان نہیں ہے------

دیکھیں موازنہ وہی کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ نے اس بات کے حوالے سے بھی کھول دی بات اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات ماننی ہے یا مغربی فلسفے سے متاثر شدہ ایک شخص کی، ایک خود تراشدہ فلسفے کو تسلیم کرنا ہے۔ ایک جو مسلمان ہے اُس کیلئے تو یہ بات کافی ہونی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات ہر شخص کی بات پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور پھر بات بھی ایسی نہیں ہے کہ جس میں کوئی بھی ابہام رہا ہو۔ تیرہ صدیاں تک یہ پوری ہوتی رہی ہے۔ چودھویں صدی میں بھی پوری ہوئی ہے۔ تو ایک ایسی پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی اور یہ خدائی وعدہ تھا۔ اور

قرآن مجید میں اس کی بنیاد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یہ بشارت دی تھی کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ تو خدا نے جو اسلام کی حفاظت کا ایک نظام قائم فرمایا تھا، روحانی لحاظ سے اللہ تعالیٰ خود بندے کھڑا کرتا رہا ہے۔ اُس کو اب جھٹلا دیں۔ اور زید، بکر اور مغرب کے فلسفے کی باتیں کریں۔ یہ اس وقت میں کہتا ہوں جو علامہ اقبال کو اور اب تو بعض علماء بھی جو علماء ہیں ناں وہ بھی یوم اقبال مناتے ہیں۔ اور اُن کو اُنہوں نے انہی کو مصلح اور ریفارمر بنا رہے ہیں۔ اور بعض نے تو اُن کو مجدد تک بھی کہہ دیا ہے۔ اور جو خود مجدد سے متعلق اس حدیث کو ٹھکراتے ہیں۔ اور اُنکے تجدیدی کارنامے۔ وہ اب جائزہ لے ہی رہے ہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے تمام خاص طور پر مسلمان غیر احمدی مسلمان بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ دیکھئے ابھی جس طرح آپکے سامنے بات ہوئی ہے۔ ایک طرف رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ اُس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق تیرہ صدیوں میں آنے والے مجددین ہیں۔ دوسری طرف چودھویں صدی میں جب مجدد ظاہر ہو گیا اُس کو مانا نہیں۔ ایک ڈاکٹر اقبال صاحب نے یہ شوشہ چھوڑ دیا اور خود اُنہوں نے کہا کہ میں اس کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ میں ذرا وہ جو مغربی مصنفین یا فلاسفر کہتے ہیں۔ میں اُس کو تسلیم کرتا ہوں۔ تو آپ یہ دیکھیں کہ کس کو ماننا ہے آپ نے۔ اس لیے خدا کیلئے اس اندھی تقلید سے نکلیں اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی عظمت اور شان پہ اس قسم کے مغربی فلسفے سے متاثر ہو کر غلط قسم کے سایے نہ ڈالیں۔"

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

OOOOOOOOOOOOOOO

OOOOOOOOOO

OOOO

اقبال پیشگوئی مجددین کے متعلق تبصرہ کرتا ہے۔ حصہ اوّل

اقبال پیشگوئی مجددین کے متعلق تبصرہ کرتا ہے۔ حصہ دوئم